باب: 27

خواجہ حسن بصریؒ

(642 - 728 AD)

خواجہ حسن 21AH/642AD میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی عمر کوئی 14 برس کی تھی کہ آپ بصرہ چلے گئے جس کے بعد تقریباً ساری زندگی وہیں بسر کی لہٰذا آپ کے نام کے ساتھ بصری لکھا جاتا ہے۔ چونکہ آپ جواہرت کے تاجر تھے اس لیے آپ کو حسن لولوئی بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کی کنیت ابو سعید ہے۔ والد کا نام موسیٰ راعی ہے جو زیدؓ بن ثابت کے آزاد کردہ غلام تھے۔ والدہ صاحبہ کا نام شریفہ ہے جو ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کی خادمہ تھیں۔ حضرت عمرؓ نے آپ کی خوبصورتی کو دیکھ کر آپ کا نام حسن تجویز کیا۔

حسن بصریؒ، امام حسنؓ کے خصوصی شاگرد رہے۔ جب کہ آپ نے حضرت علی مرتضیٰؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور ان کے خلیفہ ہوئے۔ آپ نے کئی صحابہ کرام کی صحبت سے بھی فیض اُٹھایا۔ چناں چہ آپ علم و عمل میں ممتاز تھے۔ امام زہریؒ کا کہنا ہے کہ اِس دور کے بڑے عالموں کو دیکھا جائے تو ہمیں مدینہ میں المسیبؒ، شام میں مکحولؒ، کوفہ میں شعبیؒ اور بصرے میں خواجہ حسنؒ، ممتاز نظر آتے ہیں۔ حسن بصریؒ پرہیزگاری کے خوگر تھے۔ آپ نہ صرف زاہد و عابد تھے بلکہ اللہ کے خوف سے گوشۂ تنہائی میں اکثر روتے رہتے۔ اس زمانے کی بداحوالی کے لیے بھی آپ ہمیشہ متفکر رہتے۔ اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے ہر وقت آپ کو اسی کا خیال رہتا۔ اسی کے سبب آپ ہنسنا کبھی پسند نہیں کرتے تھے۔ بلاشبہ آپ کی ہستی اوصافِ حمیدہ میں یکتا تھی۔

حسن بصریؒ کو اللہ تعالیٰ نے نہایت فصیح البیان بنایا تھا۔ آپ ایک بہترین واعظ تھے۔ آپ کا معمول تھا کہ آپ ہفتہ میں کم از کم ایک بار مجلس میں وعظ کرتے۔ آپ کے کلام میں بے حد تاثیر و قبولیت بھی تھی۔ چناں چہ آپ کی ان مجالس سے ہزاروں لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ کے مرشد حضرت علیؓ نے آپ کے وعظ سن کر ہمیشہ آپ کو بہت سراہا۔ اس سے متعلق ایک واقعہ یہ بھی ملتا ہے کہ حضرت علی مرتضیٰؓ ایک بار بصرے کے دورے پر نکلے تو آپ نے تمام واعظین اور ذاکرین کو مسجد میں وعظ کرنے سے روک دیا مگر حسن بصریؒ کا منبر باقی رہنے دیا۔ اس واقعہ سے خواجہ صاحبؒ کی عظمت کا بھی پتہ چلتا ہے۔

حسن بصریؒ ابتدا میں جواہرات بیچا کرتے تھے۔اس کاروبار میں آپ نے بہت سارو پیہ بھی کمایا۔ مگر جب عشق الٰہی کا غلبہ ہوا تو آپ نے سارا مال واسباب راہِ خدا میں لٹا دیا اور دنیا سے بالکل کنارہ کش ہو گئے۔ دوسرے لوگوں کو بھی دنیا کی بجائے آخرت کی فکر کرنے پر متوجہ کیا۔ مگر اس سے آپ کا یہ مطلب نہ تھا کہ آپ لوگوں کو رہبانیت کی تعلیم دیتے تھے بلکہ اس کا مقصد فقط یہ تھا کہ اُن دنوں مسلمانوں میں اقتدار کی جنگ اور اس کے لیے ہر طرف جو خون خرابہ ہو رہا تھا وہ کسی طرح رُک جائے اور ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ لوگ دین کو دنیا کے لیے داؤ پر لگانے کی بجائے دنیا کے مقابل دین کو فوقیت دیں۔

خواجہ حسن بصریؒ کے زمانے میں زاہدوں، عابدوں اور گوشہ نشینوں نے "صوفی" کا لقب پایا۔ اور آگے چل کر اس سلسلے کے جو دوسرے بزرگ پیدا ہوئے انھوں نے تصوف کے مسلک کی باقاعدہ تنظیم کی اور اس کے فروغ و اشاعت کے لیے تصنیف و تالیف کا بھی آغاز کیا۔ علامہ جوزی کا کہنا ہے کہ قدیم صوفیاء قرآن حکیم، حدیث نبوی، فقہ اور تفسیر کی تعلیم دیتے تھے۔ وہ لوگوں کو علوم شرعی کی ترغیب دیتے، خود کتاب و سنت کی اتباع کرتے اور دوسروں کو اس کی تاکید کرتے تھے۔ چناں چہ علامہ جوزیؒ نے خواجہ صاحبؒ کی بزرگی کو تسلیم کیا اور آپ کو قدیم صوفیاء کے امام کی حیثیت دی۔ مزید یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تصوف کے تمام سلسلے خواجہ حسن بصریؒ سے شروع ہوئے اور آپ ہی کے واسطے سے حضرت علی مرتضیٰؓ تک پہنچے۔

اختلاف عقائد کے سلسلے میں خواجہ صاحبؒ کا طرز عمل نہایت صلح کن تھا۔ آپ فرماتے کہ دین میں تعصب اور تشدد دونوں ہی اسلام کو ختم کرنے کے عوامل ہیں۔ روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور سوال کیا کہ کیا خوارج، گناہ کبیرہ کے مرتکب کو جائز طور پر کافر کہتے ہیں۔۔؟ اس سے پیشتر کہ آپ کچھ جواب دیتے وہاں بیٹھے آپ کے دو شاگرد عمرو بن عبید اور واصل عطا نے کافر قرار دینے کو جائز کہنا شروع کر دیا۔ اس بات پر آپ نے ان دونوں کو کہا "اعتزل عنّا" یعنی تم لوگ یہاں سے نکل جاؤ۔ اس واقعہ کے بعد معتزلہ گروہ نے باقاعدہ ایک فرقہ کی صورت اختیار کی۔

خواجہ حسن بصریؒ نے 110AH/728AD میں انتقال کیا۔ بصرے کے نواح میں آپ کا مزار آج تک بھی مرجع خلائق ہے۔